Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | یکم جمادی الاول ۱۳۹۴ھ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۲۴ مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض بیعت کا اقرار ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی

تعلق باللہ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویّت کا پیدا ہونا ضروری ہے

"اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں بھی مبتلا رہے اور صرف مُنہ سے دَم بھرتا رہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویّت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس بات پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں کیونکہ جب تک دُنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبّت دِلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویّت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسّر نہیں آ سکتا۔ بعض صُوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویّت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اَور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آ کر السّلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہونے پر السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالَم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقامِ محویّت میں جا پہنچا پھر جب وہاں سے واپس آیا تو السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر آن ملا لیکن صرف ظاہری صُورت کافی نہیں ہو سکتی جب تک دِل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکوں سے کیا ہاتھ آ سکتا ہے محض صُورت کا ہونا کافی نہیں حال ہونا چاہیئے علّتِ غائی حال ہی ہے مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو اُلٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچّی محبّت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے کہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویّت کا عالَم اس پر طاری ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کیفیّت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے اور ذرّہ ذرّہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۲، صفحہ ۴۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت کل کی نسبت کچھ بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۲۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۲۱ ہجرت کی اطلاع کی روشنی میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:۔

"کل کے تار سے معلوم ہوا کہ آپریشن کے زخموں میں درد بھی کم ہے نیز پیشاب کی عارضی بندش بھی دُور ہوگئی ہے۔ رفتارِ صحت تسلی بخش ہے، الحمدللہ۔

میرے پاس جن کے خط آتے ہیں اور جن کا الفضل میں لکھا ہوتا ہے سب بیماروں کے لئے اور دیگر مقاصد کے لئے سب کے لئے دعا کر رہی ہوں سب بہن بھائی محمد احمد خاں کے لئے دعا جاری رکھیں۔ مبارکہ"

خاکسار کی والدہ محترمہ پانچ چھ ماہ سے پتہ کی درد سے بیمار ہیں۔ گذشتہ ہفتہ سے درد میں اضافہ ہوگیا ہے اور دورے پڑ رہے ہیں۔ آج کل سول ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں۔ ۲۳ یا ۲۴ مئی کو اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میری ہمشیرہ میمونہ اکرم قریباً سات ماہ سے بہت علیل ہے ہر ممکن علاج جاری ہے لیکن تاحال کوئی افاقہ نہیں۔ بہت کمزور ہوگئی ہے۔ قارئین کرام سے اس کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(البشریٰ بشیر جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ [illegible])

ربوہ کے اطفال کا سالانہ امتحان

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا مرکزی اور سالانہ امتحان (کامیابی کی راہیں) ۲۹ مئی کو بعد نماز عصر تمام حلقہ جات کی مساجد میں منعقد ہوگا۔ والدین اور عہدیداران اطفال سے گزارش ہے کہ وہ اطفال کو اس امتحان کی کماحقہٗ تیاری کروائیں اور ہر مسجد میں جاری ہونے والی تعلیمی کلاس میں اطفال کو شامل کریں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کی صداقت کا ایک اور زندہ نشان

یہ ایک حقیقت ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت ایک لمبے عرصے سے جاری ہے مگر اس کے باوجود یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح ہماری آنکھوں کے سامنے آتی ہے کہ باوجود اِس مخالفت کے جماعت احمدیہ کا ہر قدم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی نصرت و تائید کے ساتھ ہر سال پہلے سے زیادہ مضبوطی اور استحکام کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا گیا ہے۔ چنانچہ اِس امر کے متعلق اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ رمئی ۱۹۷۳ء میں ارشاد فرمایا:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کا ہر سال بلکہ ہمیشہ ہی یہ نشان دیکھتے ہیں کہ خدا کی مدد اور اُس کی نصرت جماعت کے شامل حال رہی ہے۔ مالی سال کے آخر میں ہم اس کا نمایاں طور پہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہمارا قدم آگے ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ خود بجٹ پچھلے سال کے بجٹ سے زائد تھا۔ میرے خیال میں پچھلے سال کی نسبت دو لاکھ روپے کا اضافہ تھا۔ اور آمد بڑھوتی کے مقابلے میں بھی زیادہ ہوئی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایسا نشان ہے کہ ہمارے مخالفین میں سے جس کے دماغ میں ذرا سی بھی عقل ہے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُن کی مخالفتوں کے نتیجے میں غلبۂ اسلام کے لئے جماعتی کوششوں میں کوئی غفلت یا کوتاہی ہوئی۔۔۔۔۔ **پس یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے جسے اللہ تعالیٰ دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے، تاکہ کسی وقت اُن کو سمجھ آجائے اور اُن کی آنکھیں کھل جائیں**"۔ (الفضل مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا باوجود متعدد مشکلات اور شدید مخالفت کے بجٹ کو نہ صرف پورا کرنا بلکہ اس کو اضافہ کے ساتھ پورا کرنا خدا تعالیٰ کا ایک بیّن نشان اور احمدیت کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا ثبوت ہے اور یہ ایک ایسا واضح نشان ہے جس کا انکار کسی مخالف سے بھی ممکن نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد مجموعی لحاظ سے بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی اِس پیہم قربانی اور ایثار میں اتنے آگے بڑھتے گئے کہ باوجود اِس دَور کی ہوش رُبا مہنگائی کے اور پھر بعض ناگہانی آفات مثلاً سیلاب وغیرہ کے انہوں نے نہ صرف اپنے اُس عہد کو پورا کیا جو انہوں نے اپنے خدا کے ساتھ باندھا تھا۔ بلکہ اپنی قربانیوں کو بجٹ کی حدود سے بھی آگے لے گئے اور زمانے پر ثابت کر دیا کہ "آخَرِیْنَ مِنْھُمْ" کی جماعت بلاشبہ صحابہؓ کے نقشِ قدم پہ چلنے والی جماعت ہے الحمدللہ

اِس والہانہ فدائیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۵ر اپریل ۱۹۷۴ء کے خطبہ جمعہ میں مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی بڑی پیاری جماعت ہے۔ یہ ایمان میں بڑی پختہ جماعت ہے۔ لیکن چونکہ وہ ایمان میں پختہ ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ان کو یاد دہانی کراؤں اور پھر دنیا یہ تماشا دیکھے (وہ تو اسے تماشا ہی سمجھتی ہے) کہ یہ ایک عجیب قوم ہے۔ ان کے سالانہ بجٹ میں اتنی بڑی کمی تھی۔ جسے انہوں نے چند دنوں میں پورا کر دیا ہے مجھے امید ہے یہ کمی بھی انشاءاللہ پوری ہو جائے گی۔ دوست اپنی طرف سے پوری کوشش کریں کہ نہ صرف یہ کہ سالانہ بجٹ پورا ہو بلکہ ہم اِس سے بھی آگے بڑھیں"۔ (الفضل مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ر اپریل ۱۹۷۴ء کو یہ تحریک فرمائی کہ دوست اپنا مجوزہ بجٹ پورا کریں اور جماعت بحیثیت مجموعی اپنے بجٹ سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیں کہ جب مالی سال کے اختتام کا وقت آیا تو جماعت نہ صرف اپنی کمی پُوری کر چکی تھی بلکہ بجٹ کے بالمقابل ۳,۶۸,۵۱۷/- روپے زائد پیش کر کے اپنے مالک کے مطالبے کو پُورا کر چکی تھی اور اِس طرح یہ ثابت کر چکی تھی کہ قربانی اور ایثار میں اس کا قدم ہر سال آگے ہی آگے بڑھتا رہیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جہاں بجٹ کو سو فیصدی پُورا کرنے کا مطالبہ تھا، وہاں جماعت نے ۱۰۹ فیصدی ادائیگی کر کے اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کے افضال اور احسانات کا مورد بنالیا۔

جماعتوں کے جائزے سے معلوم ہُوا ہے کہ تقریباً نوّے فیصدی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سَو فیصدی اپنے بجٹ کو پُورا کیا اور کراچی، لاہور، اسلام آباد، سرگودھا، لائل پور، ساہیوال، پشاور، راولپنڈی۔ حیدر آباد اور شیخوپورہ نے تو اپنے بجٹ کے بالمقابل بہت زیادہ ادائیگی کر کے قربانی، ایثار اور تنظیم و اطاعت کی نہایت عمدہ مثال قائم کی۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے نفوس میں اخلاص و ایثار کے جذبات کو قائم رکھے، اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اُن کے مال اور نفوس میں بیحد برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنے منشاء اور رضا کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نظارت بیت المال آمد۔ اُن جملہ احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے سال گذشتہ کے دوران شب و روز محنت کر کے نظارت بیت المال کے ساتھ ہر رنگ میں تعاون فرمایا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ بِاَجْرٍ عَظِیْمٍ

(خاکسار محبوب عالم خالد ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ سے کیا ہُوا عہد اور اُس کا ایفاء

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسلام کی حفاظت اور اس کی سربلندی و اشاعت کی خاطر ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں کرنے کا اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا اُسے انہوں نے اِس شان سے پُورا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس ایفاء عہد پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے کلام پاک میں فرمایا کہ ان مومنوں نے اُس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پُورا کر دکھایا اور وہ اپنے عہد میں سچے نکلے (الاحزاب آیت ۲۴)

صحابہ کرام رضنے جس شان سے اپنا یہ عہد پُورا کیا اُسکی ایک نہایت ہی قابل قدر اور قابلِ ستائش مثال بخاری کی ایک حدیث میں بیان ہوئی ہے جو حضرت انسؓ بن مالکؓ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:۔

ترجمہ: "میرے چچا انسؓ بن نضرؓ جنگِ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اس کا انہیں بڑا قلق تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی اس میں مَیں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مُشرکین سے جنگ کرنے کا موقع دیا، تو مَیں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ مَیں کیا کرتا ہوں۔ لوگ ان کی اِس بات پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔ پھر جب احد کی لڑائی ہوئی تو ایک موقع ایسا آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور ان کی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اِس پر انس بن نضرؓ نے کہا اے میرے اللہ مَیں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی جنگ میں شریک مسلمانوں) کے کئے کی معافی چاہتا ہوں اور ان دشمنوں (یعنی مشرکین) کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں (مطلب یہ تھا کہ بعض مسلمانوں سے جو غلطی ہوئی ان کو معاف کر دے)۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنّت قریب ہے، رب کعبہ کی قسم مجھے احد کے اُدھر سے خوشبو آرہی ہے۔ سعدؓ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں جو انسؓ نے کہا مَیں ایسا نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ بن مالکؓ جو اِس واقعہ کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا انس بن نضرؓ کو ایسی حالت میں شہید ہوئے پایا کہ اسّی سے کچھ اُوپر تلوار، نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے اُن کی بہن کے کوئی اُنکی لاش کو نہ پہچان سکا اور بہن نے بھی اُنگلیوں کے نشان سے اپنے بھائی کی لاش کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے حق اور شان میں نازل ہوئی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۔۔۔۔ اِلیٰ اٰخِرِھَا یعنی مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اسے پُورا کر دکھایا اور وہ اپنے عہد میں سچے نکلے۔۔۔۔۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب قول اللہ عزّ وجلّ:
من المؤمنین رجال صدقوا الآیہ ص ۳۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

سلطان احمد پیرکوٹی

(۲)

خلفاء کی مخالفت کی وجہ

"انسان میں ایک مرض ہے جس میں ہمیشہ اللہ کا باغی بن جاتا ہے اور اللہ کے رسول اور نبیوں اور اس کے اولوالعزم اور ولیوں اور صدیقوں کو جھٹلاتا ہے وہ مرض عادت۔ رسم و رواج اور دم نقد ضرورت یا کوئی خیالی ضرورت ہے۔ یہ چار چیزیں میں نے دیکھا ہے۔ چاہے کتنی نصیحت کرو۔ جب وہ اپنی عادت کے خلاف کوئی بات دیکھے گا یا رسم کے خلاف یا ضرورت کے خلاف تو اس سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی عذر تلاش کریگا میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا ہے۔ ان کو کسی برائی یا بد عادت سے منع کیا جائے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کتنی نیکیاں کرتے رہتے ہیں یہ بد عادت ہوئی تو کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بدی ان کو بدی نہیں معلوم ہوتی۔ انبیاء اور خلفاء اور اولیاء اور ماموروں کی مخالفت کی یہی وجہ ہے۔"

(الفضل ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۳ء)

خلفاء کیلئے خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی

"ان (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے بعد ان کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے پھر کیونکہ ثابت ہوا کہ خلیفہ احق ہیں۔ اُسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا اُس کو بھی حکم دے دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اُسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ ۲۰ ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ تو سارے عرب میں ارتداد کا شور اٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ تھا۔ سب کچھ ہوا۔ پر خدا نے کیسا ہاتھ دکھایا کہ رافضی بھی گواہی دے اٹھا کہ اسد اللہ الغالب کو خوف کی وجہ سے ساتھ ہونا پڑا۔ گیا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے اُس کے ہاتھ کا تماشا دکھلا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔"

(الحکم ۳ر مارچ ۱۸۹۹ء)

خلفاء کو حکومت کا خیال نہیں ہوتا

"میرے تو وہم میں بھی نہ تھا کہ میں کسی جماعت کا امام ہوں گا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ایک آن کی آن میں مجھے امام بنا دیا اور ایک قوم کا امیر بنا دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ (امۃ الحفیظ) کو امام بنا لیتے تو سب سے پہلے میں بیعت کرتا اور اس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا صاحب کی فرمانبرداری کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتا کہ اس کے ہاتھ پر بھی پورے ہو جاویں گے۔"

(بدر ۱۳ر جنوری ۱۹۱۱ء)

"انبیاء اولیاء خلفاء ائمہ کے دل میں قطعاً ریاست دولت حکومت کا خیال نہیں ہوتا۔"

(بدر ۲۴ر اگست ۱۹۱۱ء)

"دیکھو میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے۔ میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھا اب جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ ردا پہنا دی ہے۔ میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں اور سخت ناپسند کرتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازع کا موجب ہوں۔"

(بدر ۲۵ر جنوری ۱۹۱۲ء)

"سنو میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ ۔ ۔ ۔ جو کچھ کیا خدا نے کیا۔ میرے خیال و وہم میں بھی یہ بات نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا مجھے تمہارا امام اور خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے اُن کو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اے تم اعتراض کرنے والے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔"

(الحکم ۲۱ر جون ۱۹۱۲ء)

"میں نے امام بننے کی کبھی خواہش نہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو گردنوں سے پکڑ کر میرے آگے جھکا دیا!"

(الفضل ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

خلیفہ کا ذاتی گذارہ کیلئے کوئی کام کرنا

"مجھے کہتے ہیں کہ لوگوں سے اختلاط کرتا ہے۔ اس کا جواب تمہارے لئے بس یہ ہے کہ تم میرے مرید ہو یہی کافی ہے کہ تم میرے آمر نہیں بلکہ مامور ہو کیا مجھ پر بال بچے کی پرورش فرض نہیں ہے بے شک وہ مجھے غیبی طور پر رزق دیتا ہے مگر اس ستار نے پردہ پوشی کا ڈھنگ بھی رکھا ہے میں اس کی ستاری کو ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ جس طرح دکاندار صبح اپنی دکان کھولتا ہے۔ اسی طرح میں بھی اپنی دکان کھولتا ہوں اور بیماروں کو دیکھتا ہوں میں تمہارے ابتلاء سے بہت ڈرتا ہوں۔ اسلئے مجھے کمانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے"

(بدر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۹ء)

منصب خلافت کا ادب و احترام

"میری خواہش نہ پیر بننے کی تھی اور نہ ہے اور جو خدا تعالیٰ نے مجھے اس منصب پر مقرر کر دیا میں خدا تعالیٰ کے اس فضل کی بے ادبی سمجھتا ہوں اگر اس سے پہلو تہی کرتا۔"

(الحکم ۱۴ر مارچ ۱۹۱۱ء)

"خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے اس نے جو چاہا کیا تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ نہ پہنایا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔"

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

منصب خلافت کی ذمہ داری

"تم سمجھتے ہو میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے خلیفہ بن گیا ہوں تم اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کر سکتے ہو اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کر سکا۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کر سکے کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسان کا تعلق ہو آرام کی نیند سو سکتا ہے۔"

(بدر ۲۵ر جنوری ۱۹۱۲ء)

خلفاء کی بیعت اور اس کا مفہوم

"اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی کرنا۔ سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہ کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازی کو چھوڑ دیتا ہے۔"

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۶ مئی ۔ یومِ وصال حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ احمدیہ (ربوہ)

ہندوستان میں برطانوی حکومت کے اقتدار کے بعد مسلمانوں کو جہاں سیاسی اور سماجی تنزل و انحطاط کے نازک اور انتہائی المناک دور میں سے گزرنا پڑا وہاں اسی تنزل سے مخالفِ اسلام تحریکات عیسائیت برہمو سماج۔ آریہ سماج اور دہریت نے اسلام کے خلاف سر اٹھایا اور ایک منظم سازش سے مذہب اسلام کے خلاف جارحانہ حملہ کیا اور اسلام کے خلاف مسموم فضا پیدا کر دی گئی جس سے متاثر ہو کر کئی مسلم نوجوان عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔ ہندوستان جیسے وسیع ملک کے متعلق عیسائیت کا یہ منصوبہ تھا کہ اس کو ہر قیمت پر عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کر دیا جائے چنانچہ وزیر اعظم انگلستان پامرسٹن نے اعلان کیا۔

"ہمارا مفاد اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کو جہاں تک بھی ہو سکے فروغ دیں اور ہندوستان کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیں"

مسیحی پروپیگنڈا ملک کے طول و عرض میں اسلام کے خلاف اس قدر عروج پر پہنچ چکا تھا۔ کہ پادری عماد الدین (جو عیسائیت قبول کرنے سے قبل جامع مسجد آگرہ کے امام و خطیب تھے) نے تحریر کیا۔

"محمدی مذہب کے لئے اگرچہ ایک صورت تو ہے مگر اس میں جان ہرگز نہیں اس لئے وہ ایک مردہ دین ہے یا ایک پتلا ہے۔ جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا مگر اس میں جان نہ ڈال سکا"

(تعلیم محمدی صفحہ ۴۵)

عیسائیت کا تبلیغی سیلاب مواج ہر طرف بڑھ رہا تھا۔ عیسائیت کے ناپاک عزائم اور خواہشات اس اقتباس سے ظاہر ہیں۔

"وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی تھی۔ وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہے"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۳)

آریہ سماج کو بھی عیسائیت کے اس جارحانہ رویہ سے اسلام کے خلاف افترا پردازیوں اور بانی اسلام پر ناپاک حملوں کی جرأت ہوئی۔ مذہبی کتب کثرت سے شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا۔ قرآن کریم کے خلاف اعتراضات کا انبار جمع کر دیا گیا تاکہ اسلام کی نئی پود گمراہ ہو جائے اور اسلام کے ساتھ جو عقیدت اور جذبہ ہے اس کو سرد کر دیا جائے

ان اس قسم کے مایوس کن حالات اور مکدر فضاء میں جب کہ مخالفِ اسلام تحریکات اور مذاہب نے اسلام کے خلاف یورش کر رکھی تھی۔ قادیان کی گمنام بستی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے اور ان کی غیرت جوش میں آتی ہے آپ اس حالت زار کو یوں بیان کرتے ہیں۔

؎ یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

اس فتنہ کے سدِّ باب کیلئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عیسائیت اور دوسرے فتنوں کے خلاف انتہائی کامیاب مؤثر اور مدلل لٹریچر تیار کیا جس سے ایک طرف عقائد باطلہ کی بیخ کنی کی گئی۔ تو دوسری طرف اسلام کی صداقت و حقانیت پر دلائل کے انبار جمع کر دئے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عظمت کو آپ نے محکم دلائل اور بیّنات سے پیش کیا۔ صداقتِ قرآن کے سلسلہ میں آپ نے تمام مخالفِ اسلام مذاہب کے اعتراضات کے مدلل جوابات دئے اور قرآن کریم کے کامل کتاب ہونے کو مختلف دلائل سے ثابت کر دکھایا اور قرآن کریم کی صداقت پر براہین نیّرہ تحریر کئے اور اس کی عظمت کو مذاہب عالم کی مذہبی کتابوں کے بالمقابل چیلنج کے ساتھ پیش کیا آپ نے اسّی سے زائد کتب تحریر کیں۔ ان کتب کا بنیادی موضوع صداقتِ اسلام حقانیتِ قرآن اور فضیلت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

جن حالات میں آپ نے اسلام کی تائید اور حقانیت میں لٹریچر شائع کیا۔ غیور مسلمانوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اس سے فائدہ اٹھایا ان کے زخم مندمل ہو گئے اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی۔ آپ نے جملہ مذاہب کو للکارا اور ان کے اعتراضات کے جوابات دئے علماء اسلام نے آپ کے عظیم لٹریچر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کئے چنانچہ محترم سالک صاحب مرحوم تحریر کرتے ہیں کہ ابوالکلام آزاد اپنی نوعمری میں ہی

"بمبئی میں آغا حشر ابو نصر آہ اور نذیر حسین سخا کے ساتھ عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کیا کرتے تھے ..... مناظروں کے سلسلے میں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا جن میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی"

(یاران کہن صفحہ ۴۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مختلف مذاہب عالم پر علمی اور فاضلانہ تنقید کرتے ہوئے اسلام کے فضائل و محاسن کو مدلل انداز سے پیش فرمایا۔ آپ کی وفات پر اکابرینِ اسلام اور انصاف پسند اصحاب نے آپ کی خدماتِ اسلامیہ کو سراہا اور خراجِ تحسین پیش کیا آپ کی وفات کو ایک صدمہ اور نقصان عظیم یقین کیا گیا مسلمانوں کے سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ نے اس کا اظہار کیا چنانچہ مرزا حیرت دہلوی نے تحریر کیا۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی ..... کسی بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

ابوالکلام آزاد نے اخبار وکیل میں تحریر کیا۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کیلئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ قضا کے حملہ نے ایک جان کے ساتھ جن آرزوؤں اور تمناؤں کا قتل عام کیا ہے۔ صدائے ماتم مدتوں اس کی یاد تازہ رکھے گی ...... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض ادا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے

باقی صفحہ ۵

جذباتِ دل

بموقعہ شہادت عزیز طاہر احمد نعمان ابنِ ڈاکٹر محمد احمد صاحب

طاہر احمد ڈاکٹر احمد کے گلشن کا گلاب
یادگارِ حشمت اللہ بندہ عالی جناب

سن چوہتر فروری اکیس کو رخصت ہوا
سب کو مضطر چھوڑ کر قبل از غروبِ آفتاب

چھوڑ کر ساحل کیا اُس نے بھنور کو اختیار
اس طرح وہ گوہرِ تاباں ہوا اندرِ حباب

جانے والے گو ترا غم دِل پہ ہے بارِ گراں
تیری فرقت سے ہمارے سینوں میں ہے التہاب

پر بُلانے والا تجھ کو ہے خدائے دو جہاں
ہم نحیف و ناتواں ہیں وہ حضرتِ عالی جناب

مرضئ مولا کے آگے ہے سرِ تسلیم خم
ہے رضا و صبر میں شبیرؔ اجرِ بے حساب

(چوہدری شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۶۶۸

مَیں حلیمہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد۔ ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۲ تولہ قیمت اندازاً ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ حلیمہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب شریف آباد ضلع حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد:۔ دلپذیر احمد ولد خدا بخش صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد (سندھ) گواہ شد:۔ مبشر احمد ولد کرم الٰہی صاحب شریف آباد ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر ۲۱۶۶۹

مَیں امۃ الکریم ناصر زوجہ نصیر الرحمٰن ناصر سنوری قوم شیخ فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲،۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی ۵ تولہ ۳ ماشہ ۷ رتی ۲۶۲۲/- "
۳۔ سلائی مشین ایک بمعہ پیر مالیت ۳۹۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الکریم ناصر زوجہ نصیر الرحمٰن ناصر سنوری۔ گواہ شد:۔ حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ولد طبیب عبد الحکیم صاحب مرحوم دفتر وقف عارضی ربوہ۔ گواہ شد:۔ فضل احمد ولد محمد دین صاحب ۲۹/۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۷۰

مَیں فاطمہ بی بی بیوہ ملک اللہ رکھا صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

نقد مبلغ ۴۰۰/- روپے

نوٹ:۔ حق مہر خاوند سے وصول نہیں ہوا اس وقت اپنے لڑکے کے پاس رہتی ہوں۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ فاطمہ بی بی محلہ آڈی وپڑہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ ملک عبد المجید مجید آئرن سٹور ربوہ۔ گواہ شد:۔ ملک محمود احمد ولد ملک اللہ رکھا سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۶۷۱

مَیں شمیم سرور زوجہ خواجہ شبیہ احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۸-۵۷ M-L نیوی ضلع میانوالی حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے (ایک ہزار مل گیا ہے بقایا خاوند کے ذمہ ہے) (۲) زیور طلائی چار تولے قیمت ۲۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ شمیم سرور زوجہ خواجہ شبیہ احمد چک ۵۸/۵۷ M-L نیوی ضلع میانوالی حال ربوہ۔ گواہ شد:۔ خواجہ شبیہ احمد ولد خواجہ غلام نبی صاحب ۱/۱ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع ولد مہدی خان مرحوم ۱۹/۱۸ دار الصدر شرقی ربوہ۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب

نواب شاہ کے تعلیمی اداروں کے لئے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالیا ہے۔ جملہ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فرائض کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم عبد القیوم خان صاحب — صدر — معرفت ڈاکٹر عبد القدوس صاحب مارکیٹ روڈ نواب شاہ
۲۔ مکرم منصور احمد صاحب ملک — جنرل سکرٹری — سیٹھ محمد یوسف کریانہ مرچنٹ اسٹیشن " "
۳۔ مکرم عبد الحکیم صاحب — جائنٹ سیکرٹری
۴۔ مکرم عبد المنان صاحب — اسسٹنٹ سیکرٹری
۵۔ مکرم سجاد احمد صاحب — نمائندہ — حبیب انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی۔

(مرزا طاہر احمد)

تقرر ناظمین اضلاع انصار اللہ

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ناظمین اضلاع کا انتخاب دسمبر ۱۹۷۶ء تک منظور فرمالیا ہے۔ متعلقہ مجالس کو ناظمین اضلاع سے تعاون کرنا چاہیئے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	ناظم ضلع
۱	راولپنڈی	مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک
۲	سکھر	" قریشی عبد الرحمٰن صاحب
۳	کراچی	" کیپٹن سید افتخار حسین صاحب

نوٹ:۔ جن امراء کرام نے ابھی تک ناظمین اضلاع کا انتخاب کروا کر مرکز میں رپورٹ نہیں بھجوائی اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی رپورٹ جلد مرکز کو بغرض منظوری بھجوادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ کوئٹہ بلوچستان

مورخہ ۱۷/۱۸ اگست ۱۹۷۴ء کو مجالس انصار اللہ کوئٹہ ڈویژن کا اجتماع بمقام کوئٹہ منعقد ہو رہا ہے۔ مجالس انصار اللہ کوئٹہ ڈویژن کے اراکین سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۴

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ ... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

"صادق الاخبار" کے ایڈیٹر (جو بہت بڑے عالم اور فاضل تھے) نے تحریر کیا:۔

"انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل، عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے!"

ھو الشافی
دانت اچھے صحت اچھی
اپنے دانتوں کا معائنہ کیجئے
اگر ماسخورہ کی تکلیف ہو تو "اینٹی پائیوریا" اور اگر دانتوں کے گھن کی تکلیف ہو تو "اینٹی کیریز" استعمال کریں۔ فی کورس ۱۰/- روپے
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں!
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز:۔ ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کیلئے قابلِ تقلید قربانی اور درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

مکرم و محترم حکیم عبدالحمید صاحب قریشی مالک دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ وقفِ جدید کے ایک سنٹر کا خرچ -/۱۲۰ روپے ماہوار بطور عطیہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے (ناظم مال وقفِ جدید کی تحریک پر کہ مہنگائی اور الاؤنس میں اضافہ کی وجہ سے سنٹر کا خرچ بڑھ کر -/۲۲۵ روپے ماہوار ہو گیا ہے لہذا اب وہ -/۲۲۵ روپے ماہوار ادا فرمایا کریں) اطلاع دی ہے کہ اب وہ انشاء اللہ یکصد پانچ ۱۰۵/- روپے ماہوار اضافہ کے ساتھ یعنی -/۲۲۵ روپے ماہانہ عطیہ برائے قیام مراکز ادا کریں گے۔ نیز آپ رقم کی ادائیگی بھی ماہ بماہ بڑی باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں بہتر اجر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ہفتہ قرآن مجید

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علومِ قرآنی کی ترویج و اشاعت اور قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب و تلقین کے لئے ۷ر جون تا ۱۴ر جون تک ہفتہ قرآن مجید منانے کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ اس ہفتہ میں تمام احباب جماعت کو بااحسن طریق قرآن مجید کی عظمت و شان ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے اور مندرجہ ذیل عناوین پر مقامی طور پر تقاریر کروائی جائیں۔ نظارت تعلیم القرآن ان مضامین پر مشتمل ایک ٹریکٹ شائع کر رہی ہے جو جلد جماعتوں کو ارسال کیا جائے گا:۔

(۱) قرآن مجید کی برکات
(۲) تلاوتِ قرآن کی فضیلت
(۳) نماز کی اہمیت
(۴) اطاعتِ والدین کی اہمیت
(۵) ہمسایہ کے حقوق از روئے قرآن
(۶) تقویٰ کے حصول کے ذرائع
(۷) بیویوں کے حقوق از روئے قرآن۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ضروری اعلان

بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام ملکیتی پہاڑیاں واقعہ ربوہ سے کسی شخص کو روڑی بجری وغیرہ اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ربوہ کے اطفال کا سہ ماہی اجلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کا سہ ماہی اجلاس عام مورخہ ۲۴؍۵؍۷۴ بروز جمعۃ المبارک صبح پونے سات بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام اطفال کی حاضری لازمی ہے۔ تمام والدین اور منتظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اطفال کو جلسہ میں بروقت بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کشتیوں کے پل رنگ پور نہر میل نمبر ۹ فرلانگ ۵ خوشاب مظفرگڑھ روڈ نزد اٹھارہ ہزاری کو عبور کرنے کے لئے وہیکلز کے وزن پر پابندی عائد کر دی گئی ہے لہذا ۵ ٹن سے زائد وزن کے وہیکلز کو پل عبور کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ٹرکوں اور بسوں کو پل کی ایک جانب سامان اور سواریاں اتار کر خالی حالت میں پل پار کرکے دوسری طرف سامان اور سواریاں لادنی ہوں گی۔

علاوہ ازیں ٹرکوں کو شام ۷ بجے سے لے کر صبح ۶ بجے تک پل پر سے گزرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ایگزیکٹو انجنیئر
ہائی وے ڈویژن جھنگ

(IPL-1758)

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

۱۰ فیصد سے زیادہ منافع
مختصر مدت کی سب سے زیادہ نفع بخش عوامی اسکیم

- منافع پر ٹیکس بھی نہیں لگتا۔
- سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور ہر چھ ماہ بعد منافع لے لیجئے۔
- آپ جب چاہیں انہیں آسانی سے بھنا سکتے ہیں۔
- ہر شخص پچاس ہزار روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتا ہے۔

مستقل آمدنی کا بہترین ذریعہ

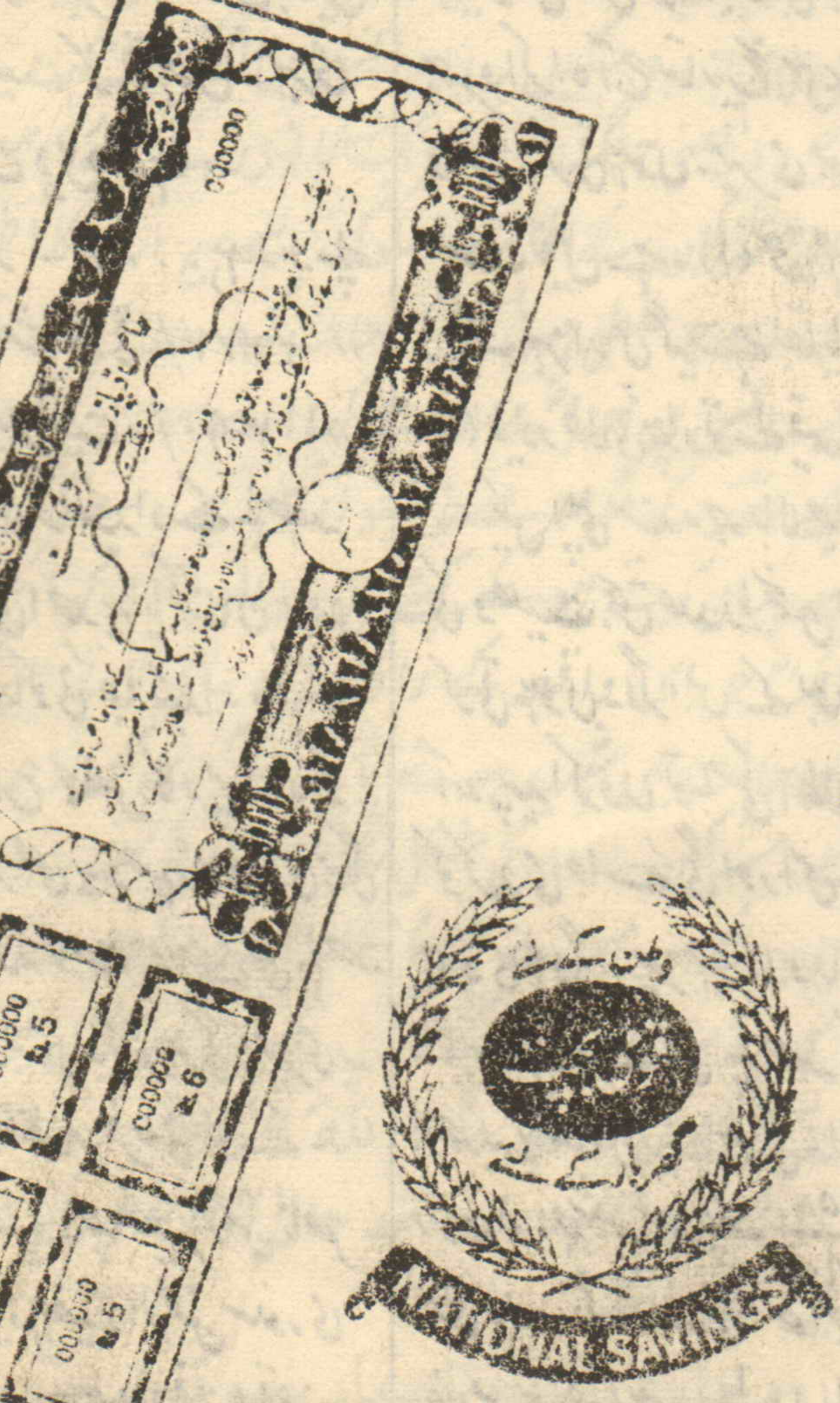

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکزوں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے